إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	یکم ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲۷ شعبان ۱۳۵۹ھ	یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۲۲

ایک راہنما کی کامل اطاعت

پچھلے دنوں جب گاندھی جی نے آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے سامنے یہ سوال رکھا۔ کہ کیا کانگرس ہندوستان کو یہ مشورہ دینے کے لئے تیار ہے۔ کہ مسلح دشمن کے حملہ کا غیر مسلح مقابلہ کیا جائے۔ اور اگر دشمن ہندوستان پر حملہ آور ہو۔ تو اس کے آگے سر جھکا دیا جائے۔ تو ورکنگ کمیٹی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ مسلح حملہ آور کے مقابلہ میں عدم تشدد اختیار کرنا اپنے آپ کو موت کے مونہہ میں دھکیلنا ہے۔

اس پر گاندھی جی کانگرس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور اس کی راہ نمائی کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب کانگرس کو پھر گاندھی جی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنے سابقہ فیصلہ کو نظر انداز کر کے ان کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔ اور ان کے منشار کو پورا کرنے کا اس لئے اقرار کر لیا۔ کہ وہ کانگرس کی راہ نمائی قبول کر لیں۔ اس کے لئے گاندھی جی نے جو قیمت وصول کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آئندہ کے متعلق کہہ دیا ہے کہ

"میں کانگرس کا جرنیل ہوں۔ میرا فیصلہ ناطق ہے۔ اس پر رائے زنی نہیں کی جا سکتی"۔ اور لکھ دیا ہے۔ کہ:-

"میری یہ پختہ رائے ہے۔ کہ جب تک میں ستیہ آگرہ (عدم تشدد) کا واحد ماہر ہوں۔ اس کے متعلق ووٹ لینے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ میرے ساتھی اس کے مختلف پہلوؤں پر مجھ سے بحث کر سکتے ہیں۔ اور مجھے اپنے زاویہ نگاہ کی درستی کے متعلق قائل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر میں اسے تسلیم نہ کروں تو میرا ہی نقطۂ نگاہ تسلیم کیا جانا چاہیئے کیونکہ میں ستیہ گرہ کا موجد ہونے کے علاوہ اس تحریک کی راہ نمائی کرنے کے لئے واحد جرنیل ہوں"۔ (ملاپ ۱۴ ستمبر)

گاندھی جی نے یہ مطالبہ ایک ایسے امر کے متعلق کیا ہے۔ جو عقلی اور نقلی طور پر کسی اور کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اور جسے ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے ایک دفعہ کانگرس رد کر چکی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں گاندھی جی کے متعلق کہہ دیا ہے۔ کہ "آپ کو اہنسا کا خبط ہو گیا ہے۔ اور اس خبط کی وجہ سے آپ کی بصارت میں بھی فرق آ گیا ہے"۔ مگر باوجود اس کے کسی نے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی کا مطالبہ بخوشی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ عدم تشدد کے متعلق وہ جو کچھ کہیں اسے بلا چون وچرا تسلیم کر لیا جائے۔ اس کے متعلق نہ تو آراء لے کر یہ دیکھا جائے کہ کثرت رائے اس کے موافق ہے۔ یا مخالف۔ اور نہ آراء کی بنا پر اس کے خلاف فیصلہ کیا جائے۔ ہاں اس کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے اور اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی گاندھی جی کو حق حاصل ہوگا۔ کہ اس بات کو اگر درست نہ سمجھیں تو رد کر دیں۔ اور اپنی بات منوائیں۔

درحقیقت یہ وہ اصل ہے۔ جو اسلام نے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع رکھنے۔ اور نبی اور اس کے خلیفہ کی کامل اطاعت کرنے کے متعلق پیش فرمایا ہے۔ اور جو مسلمانوں کی کامیابی کی بنیاد ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے حتیٰ کہ اس زمانہ کے مامور اور مرسل کو قبول کرنے کا دعوےٰ کرنے والے غیر مبائعین بھی ایک انسان کے ہاتھ پر جمع ہونا اور جو وہ نیک کام بتائے۔ ان میں اس کی اطاعت کرنا "آزادیٔ ضمیر" اور "آزادیٔ رائے" کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو اس لئے پیر پرستی کا طعنہ دیتے ہیں۔ کہ وہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام یقین کرتی ہے۔ اور آپ کے احکام پر عمل کرنا دین و دنیا کی کامرانی اور کامیابی کا موجب سمجھتی ہے۔

ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب کانگرس گاندھی جی کی کامل اطاعت کرنے میں کسر شان نہیں سمجھتی۔ اور نہ آزادیٔ ضمیر کے خلاف پاتی ہے۔ حتےٰ کہ ایسے مسئلہ میں بھی ان کی پوری پوری اطاعت کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو اہل کانگرس کی عقل و سمجھ میں نہیں آتا۔ اور پھر وہ کوئی روحانی مسئلہ نہیں جس کے سمجھنے کے لئے روحانیت کے کسی خاص مقام پر پہنچنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک عام بات ہے۔ تو مسلمانوں کو کیوں ایک ایسے راہ نما کی ضرورت نہیں۔ جو نہ صرف دنیوی بلکہ دینی لحاظ سے بھی ان کی راہ نمائی کرے۔ جو اسلام کے مکمل ضابطہ اور تعلیم کو ان کے سامنے پیش کرے۔ جو موقعہ اور محل کے مناسب ضروری احکام دے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق کھڑا ہوا ہو۔ تاکہ مسلمان اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار کریں۔ اور نہ صرف اقرار کریں بلکہ عمل کر کے دکھائیں جس وقت مسلمانوں کی سمجھ میں یہ نکتہ آ گیا۔ اور انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ وہی وقت ان کے قعر مذلت سے نکلنے کا ہوگا۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے اسے ایسا راہ نما عطا کر رکھا ہے۔ جس کی [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شملہ سے ۲۷ تاریخ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج صبح نو بجے کے قریب طبیعت کا حال بتلاتے ہوئے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے مجھے اعصابی کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ آج نماز سے پہلے جو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے تھرمامیٹر لگا کر دیکھا گیا تو ٹمپریچر ۹۵٫۵ تھا۔ یعنی نارمل سے بہت نیچے تھا۔ فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے آجکل صبح کی نماز بیٹھ کر ادا کرنی پڑتی ہے خاکسار نے عرض کیا کہ حضور کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) بھی بہت تھوڑا ہے۔ یہ دونوں علامتیں اعصابی کمزوری کی ہیں۔ حضور نے فرمایا شملہ کی آب و ہوا دراصل موافق نہیں آئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد۔ نزلہ۔ بخار اور آشوب چشم کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز لاہور میں بعارضہ بخار و درد نقرس بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

افسوس کل جناب صوفی نبی بخش صاحب محلہ دارالبرکات کی اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں بعمر ۶۹ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

کل رات اچھی بارش ہوئی کسی قدر اولے بھی پڑے۔

آج عشاء کے بعد مسجد اقصیٰ میں بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے ذکر حبیب علیہ السلام پر تقریر کی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی روایات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بیان فرمائیں ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) چودھری غلام یاسین صاحب بی۔ اے مجاہد تحریک جدید کی ہمشیرہ زادی سکینہ بیگم چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۲) مولوی بشیر الدین صاحب امام مسجد احمدیہ اکبر پور ضلع فرخ آباد پر ایک مقدمہ دائر ہے (۳) ڈاکٹر کریم الدین صاحب میانہ گوندل ضلع گجرات کی لڑکی امۃ السلام اور ملک بشیر احمد صاحب چکوالی قادیان بیمار ہیں (۴) ارشاد احمد صاحب ضلعدار بھولیا (یو۔پی) پیٹ کے پھوڑے کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ (۵) منشی محمد حسین صاحب کاتب قادیان ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ کھانسی اور دمہ بیمار اور سخت تکلیف میں ہیں۔ (۶) سید مہدی حسین صاحب قادیان بیمار اور بہت نحیف ہوگئے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں ؛

ولادت (۱) مجھے اللہ تعالےٰ نے ۲۳ تبوک کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچہ کے خادم دین اور نیک بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ حلوائی کوئٹہ (۲) ۲۱ ستمبر کو خاکسار کو خدا تعالےٰ نے تیسری لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الکریم نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مولودہ کو خادم دین بنائے۔ حافظ مبین الحق قادیان (۳) خاکسار کے ہاں ۲۷ ماہ تبوک کو لڑکی ۱۹۴۰

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ

ماہِ صیام کا خیر مقدم

مسلمانو! مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدائے پاک کی جانب سے رحمت کا پیام آیا

یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جسمیں پہلے نکتے ہیں
محمدؐ مصطفےٰ پر اپنے مولےٰ کا کلام آیا

یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جسمیں روزہ داروں پر
خداوندِ دو عالم سے محبت کا سلام آیا

تہجد میں پڑھ پڑھ کر خدا کا قُرب پائینگے
جھکایا جنہے سر اپنا وہی بالائے بام آیا

کمربستہ رہو ہر وقت خدمت کے لئے دیں کی
یہ حکمت ہے خصوصاً ان دنوں حکمِ قیام آیا

خدا کے واسطے کچھ بھوک کی لذت جو چکھتے ہیں
انہی کے حصے میں جنت کا انعامِ طعام آیا

جو پیاسے محض اللہ کے لئے دن بھر رہے مومن
انہی کو حوضِ کوثر کا لبالب ایک جام آیا

رضائے حق کی خاطر چھوڑدیں جنہے حلال اشیائ
سراسر غیر اغلب ہے کہ پھر نزدِ حرام آیا

اٹھا ہے قبلہ کی جانب سے ابرِ رحمتِ باری
لئے بارانِ فضلِ حق پئے ہر خاص و عام آیا

مسلمانو! اٹھو سب پیشوائی کو بڑھو اسکی
کہ لے کر دولتِ ایماں ثریا سے امام آیا

جو کچھ سُستی ہوئی تم سے تو اب ہشیار ہو جاؤ
اسے بھولا نہیں کہتے جو جا کر صبح شام آیا

الٰہی جنگ کے بادل جو چھائے ہیں یہ چھٹ جائیں
سنانے امن کا پیغام ہادیٔ انام آیا

جو دن سختی کے دیکھے ہیں تو یوم العید بھی دیکھیں
بشارت جس کی لے کے دہ مرا ماہِ تمام آیا

اگر معذور ہوں تو یہ تسلی ہے کہ مضطر ہوں
اسی سے اکملِ بیمار کو صبرِ دوام آیا

چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو اور ان افراد کو جو اپنا چندہ ماہوار مرکز میں براہ راست بھجواتے ہیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بالضرور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیا کریں۔ اگر کوئی جماعت اس انتظار میں کہ ساری رقم چندہ کی جمع ہولے۔ بیس تاریخ تک جمع شدہ رقم داخل خزانہ نہ کرے۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اس لئے ہر دوست سے بیس تاریخ سے قبل چندہ وصول کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی دوست رہ جائیں۔ تو جمع شدہ رقم بھی بیس تاریخ تک داخل کر دی جایا کرے۔ باقی اس کے بعد اسی مہینے میں یا اس سے اگلے مہینے میں بھیجی جائے ؛

بعض جماعتوں کا نسبتی بجٹ آمد پورا نہیں ہو رہا۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے اپنا بجٹ پورا کریں ؛ ناظر بیت المال قادیان

۴۴ تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار غلام قادر دنیا پور ضلع ملتان (۴) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیز منظور احمد کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطف احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب درازیٔ عمر خادم دین بلند اقبال بننے کے لئے دعا کریں ؛ خاکسار عبد الشکور ترزی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کی ہلاکت کے متعلق ایک الٰہی قانون

جنگِ یورپ میں مال وجان کا جو افسوسناک ضیاع ہو رہا ہے۔ اُس پر تبصرہ کرتے ہُوئے اخبار "زمزم" لاہور (۲۲ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"وُہ کونسا قانونِ الٰہی ہے جس کے تحت یورپ کے بحر و بر میں آگ لگ رہی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون خشکی اور تری میں فساد برپا ہے۔ یہ اس لئے کہ لوگوں کے کرتوت ہی ایسے تھے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو ان کے اعمالِ بد کا مزہ چکھانا چاہتا ہے۔ تاکہ وُہ اپنی شیطنت سے باز آجائیں۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے وما کان ربک لیھلک القرٰی بظلم و اھلھا مصلحون۔ اللہ تعالیٰ کسی بستی کو خواہ مخواہ تباہ نہیں کرتا۔ بشرطیکہ بستی والے بھی نیک ہوں۔ جب اصلاح کی جگہ فساد اور خیر کی جگہ شر اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا قانون حرکت میں آتا ہے۔ اور بستی والے ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ ہلاک کرنے والے بھی آسمان سے نہیں آتے۔ بلکہ ان میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور انہی کے ذریعہ مفسدین کو ہلاک کیا جاتا ہے"۔

معاصر "زمزم" نے یہ درست لکھا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کریم نے ایک اور بات بھی بتائی ہے جسے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور چونکہ اس کے بغیر محولہ بالا وجہ بھی ناقص رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں بیان فرمایا ہے۔ کہ گو اس قسم کا عذاب انسانوں کو ان کے اعمالِ بد کا مزہ چکھانے کے لئے آیا کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ لوگ بُرے اعمال سے باز آجائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور قانونِ الٰہی بھی ہے۔ جو اول الذکر قانون کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اس قسم کے عذاب کے نزول سے پہلے کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے۔ جو راہِ صداقت پیش کرتا ہے۔ مگر جب لوگ اس کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے اور جو عذاب مشیت ایزدی میں ہوتا ہے۔ ان پر نازل کیا جاتا ہے۔ اس قانونِ الٰہی کا جن آیاتِ قرآنیہ میں ذکر ہے۔ وُہ یہ ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وما کان ربک مھلک القرٰی حتٰی یبعث فی امھا رسولًا یتلوا علیھم اٰیاتنا وما کنا مھلکی القرٰی الا و اھلھا ظالمون (قصص ع ۶)

یعنی تیرا رب بستیوں کو اس وقت تک برباد نہیں کرتا۔ جب تک لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے کسی ایسی بستی میں جو دُنیا کی تمام بستیوں کے لئے اُم کی حیثیت رکھتی ہو۔ اپنا کوئی رسُول مبعوث نہ کرے۔ جو اُن پر ہماری آیات کی تلاوت کرے۔ اور ہم بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے۔ جب تک لوگ ظالم نہ بن جائیں:۔

(۲) دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

واذا اردنا ان نھلک قریةً امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنٰھا تدمیرا (بنی اسرائیل ع ۲) جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو اس بستی کے سرکش لوگوں کی طرف اپنا کوئی مامُور مبعوث کرتے ہیں۔ وُہ انہیں وعظ و نصیحت کرتا اور سمجھاتا ہے۔ مگر لوگ فسق و فجور میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُن پر حجت تمام ہونے کی وجہ سے فردِ جرم لگا دی جاتی ہے۔ اور آخر خدا انہیں ہلاک کر دیتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ عالمگیر اور وسیع عذاب آنے سے پہلے کوئی مامور ضرور مبعوث کیا جاتا ہے۔ پس جب قانون الٰہی یہ ہے۔ کہ دُنیا کے عالمگیر عذاب بالطبع کسی مامور کی بعثت کے مستقاضی ہوتے ہیں۔ اور جبکہ "زمزم" یہ تسلیم کر چکا ہے۔ کہ یورپ کے بحر و بر میں اس وقت آگ لگی ہوئی ہے۔ اور عذاب کے شعلے اسے بھسم کئے جا رہے ہیں۔ تو ان قرآنی آیات کے ماتحت اُسے غور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا مامُور کہاں ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ عالمگیر عذاب تو نازل ہو جائیں۔ لیکن مامور کوئی نہ آئے۔ جب دُنیوی عدالتیں بھی اسی وقت سزا دیتی ہیں۔ جب الزام ہر رنگ میں ثابت ہو جائے۔ تو کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ احکم الحاکمین خدا بغیر لوگوں پر اتمامِ حجت کئے انہیں سزا دے دیگا۔ یقیناً خدا ایسا نہیں کرتا۔ اور قرآن مجید بتلاتا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ عالمگیر عذابوں سے پہلے اللہ تعالیٰ کے مامور لوگوں کی ہدایت کے لئے آتے رہے ہیں۔ جب سنت اللہ یہی ہے۔ تو "زمزم" اور دوسرے مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس وقت وُہ کونسا مامُور ہے۔ جس کے ذریعہ دُنیا پر اتمامِ حجت ہو چکا ہے۔ اور جس کے انکار اور لوگوں کی اپنی بدعملی نے انہیں اس سزا کا مستحق بنایا ہُوا ہے۔ اگر وہ غور کریں گے۔ تو انہیں بجز بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی مدعی ماموریت دکھائی نہیں دیگا۔ وُہی ہیں جنہوں نے اس عالمگیر عذاب سے پہلے جو آج یورپ پر نازل ہے دُنیا کو انتباہ کیا۔ اور فرمایا:۔

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہُوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہُوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وُہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولًا" (حقیقة الوحی صفحہ ۲۵۶)

یہ اعلان تو دُنیا میں ہُوا۔ مگر افسوس اُس نے خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان مامُور کی آواز پر کان نہ دھرا۔ اور ان پیشگوئیوں پر ہنسی اڑائی لیکن آج تمام یورپ۔ تمام ایشیا اور تمام جزائر کے رہنے والے بچشمِ خود دیکھ رہے ہیں۔ کہ وُہ کن مصائب میں گھر چکے ہیں۔ اور کیسے کیسے ہولناک مصائب ہیں جو ابھی ان کا راہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ لوگ خدا تعالیٰ کے مامُور پر ایمان لائیں تاکہ ان بلاؤں سے انہیں نجات حاصل ہو:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے دو سوالوں کا جواب

پچھلے دنوں جبکہ میں ایک تبلیغی سفر پر تھا ایک دوست نے مجھے ایک دورقہ مولوی محمد علی صاحب کا لکھا ہوُا دیا۔ میں نے سمجھا۔ یہ مرکز میں بھی پہونچا ہوگا۔ لیکن جب کل میں نے الفضل کے دفتر سے معلوم کیا۔ تو انہوں نے اس سے لاعلمی ظاہر کی۔ جس سے معلوم ہوُا۔ کہ ایسے ٹریکٹ عموماً باہر سادہ طبع لوگوں کو محض مغالطہ دہی کی غرض سے بھیجے جاتے ہیں اس پمفلٹ کا عنوان ہے "قادیانی اصحاب سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوئے نبوت کے متعلق دو سوال" پہلا سوال یہ ہے۔ "حضرت مسیح موعود نے دعوئے نبوت کب کیا۔ جناب میاں صاحب کے اس بارے میں تین متضاد بیانات ہیں"۔ دوسرا سوال ہے۔ "حضرت مسیح موعود نے اپنے متعلق لفظ نبی کی جو تشریح کی ہے۔ کیا آپ اسے درست سمجھتے ہیں یا غلط"۔ یہ دونوں سوال دراصل مغالطات ہیں۔ جن سے اصل مقصد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی عداوت اور عناد کے پردہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملے ہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اس بات سے اب تک ناواقف رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ سے ص ۱۵۰ تک دیا۔ اور بتا دیا کہ میرے اپنے بیان میں تو تضاد نہیں۔ ہاں میرے بیان سابق کے رو سے جو عقیدہ تھا۔ اس پر خدا کی بارش کی طرح وحی نے مجھے قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب دیا۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ بارش کی طرح وحی کے نزول سے پہلے آپ کا اور عقیدہ تھا۔ اور بعد میں اور عقیدہ ہوگیا۔ پہلے آپ نبی کے لفظ کی اپنے حق میں تاویل کیا کرتے تھے۔ اور نبی یعنی محدث یا جزوی نبی یا ناقص کے لفظ سے تعبیر فرمالیتے مگر بعد میں اس تاویل کو اس بارش کی طرح وحی کے ذریعہ صراحت سے بدل لیا۔ اور نبی بمعنی نبی قائم رکھا۔ پھر آپ نے یہ بھی بتا دیا۔ جیسا کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۰ پر ہے۔ کہ جب تک مجھے خدا کی طرف سے علم نہ ہوُا۔ میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں کہا۔ پھر جب مجھے اس کی طرف سے علم ہوُا تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ کیا اس سے تضاد بلکہ تناقض ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن کس میں۔ خدا کی وحی کی بتائی ہوئی حقیقت نبوت اور پہلے کے غلط معیار نبوت کے رو سے غلط سمجھی ہوئی حقیقت نبوت کے درمیان۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوُا۔ کہ جس حقیقت نبوت کے پائے جانے کے باوجود میں اپنے حق میں نبی کے لفظ کی تاویل کیا کرتا تھا۔ اور اب میں خدا کی وحی سے اسی حقیقت نبوت کو اپنے حق میں بالصراحت قبول کرنے لگا ہوں۔ یہ حقیقت تو ابتدا سے میرے اندر موجود تھی۔ صرف تاویل اور صراحت کے مفہوم کے لحاظ سے فرق پیدا ہوُا نہ کہ شرائط نبوت کے تحقق کے رو سے۔ تو اس بناء پر آپ نے ایک غلطی کے ازالہ میں یہ بھی لکھ دیا۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں میں کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں میں کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"۔

اسی طرح آپ نے ۱۸۹۹ء کے ایک مکتوب میں نبوت کی تعریف اور کی ہے۔ مگر اپنی کتاب نصرت الحق یعنی حصہ پنجم براہین احمدیہ ص ۱۳۸ پر نبوت کی تعریف اور طرح سے بیان کی ہے۔ اور پہلی تعریف نبوت جو عام رسم و رواج کے نیچے سمجھی گئی۔ اس کے رو سے اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے۔ اور اسی تعریف نبوت کے رو سے اپنے حق میں لفظ نبی کی تاویل ہی کی جاتی رہی۔ لیکن جب بعد میں خدا کی متواتر وحی سے جو بارش کی طرح آپ پر نازل ہوئی۔ اس سے آپ نے سمجھ لیا۔ کہ پہلی تعریف نبوت جو لوگوں کے اندر رواج پاگئی ہے دراصل غلط تعریف ہے۔ اور صحیح تعریف وہی ہے۔ جو خدا کی وحی کے نیچے بصیرت حقہ کے حاصل ہونے سے آپ پر منکشف ہوئی۔ جس کے رو سے آپ نے تاویل کو خدا کی وحی کے منشاء کے مطابق صراحت سے بدلکر اپنے تئیں نبی یعنی نبی ہی تسلیم کرلیا۔ یہ وہ بات ہے جس کے رو سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریروں کو مولوی محمد علی صاحب نے متضاد بیانات کی صورت میں اپنے دو ورقہ میں شائع کیا۔ اور یہ متضاد بیانات وہی ہیں۔ جو حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے ماخوذ ہیں۔ اگر ان کا متضاد ہونا مولوی صاحب کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ تو یہ اعتراض دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑتا ہے اور اگر مولوی محمد علی صاحب کو معلوم نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اندر اس طرح کا تضاد موجود ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی منقولہ عبارات کے اندر تضاد معلوم ہوُا ہے۔ تو ان کی لاعلمی حیرت انگیز ہے۔ یا یہ کہ مولوی صاحب عمداً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی عداوت میں اپنا حملہ دودھاری تلوار سے کر رہے ہیں جس کی زد نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر ہی پڑتی ہے۔ بلکہ اس کا غالب اثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متضاد بیانات کے ثبوت میں جو تین حوالے نقل کئے ہیں ایک القول الفصل ص ۲۴ سے تریاق القلوب کا حوالہ جس کا جواب اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرا حوالہ حقیقۃ النبوت کا حوالہ جو رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے رو سے ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۱ء کے متعلق ہے۔ کہ ان سے پہلے کے حوالوں سے حجت پکڑنی غلط ہے۔ جس کی وجہ تفصیل سے اوپر ذکر کی گئی۔ تیسرا حلفی بیان کا حوالہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۳۵ء میں دیوان سکھانند کی عدالت میں حلفی بیان دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوئے نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا:

اس حوالہ میں حلفی بیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کرنا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کھڑے ہوکر حلفیہ بیان سے گواہی دی۔ کہ آپ یقیناً نبی ہیں اور سچے نبی ہیں۔ باقی رہا یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی ہونے کا اظہار ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء کے رو سے پیش کرنا سو وہ اس بناء پر ہے۔ کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک غلطی کے ازالہ میں جیسا کہ اوپر حوالہ درج ہوچکا ہے فرمایا تھا۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں میں کیا ہے (تا فقرہ) خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے نبی اور رسول ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کی تحریروں سے لے کر آخر تک جہاں جہاں بھی اپنی نبوت یا رسالت سے انکار کیا۔ وہ صرف جدید شریعت کا نبی اور رسول ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور فیوض کے بغیر نبوت و رسالت کا مرتبہ حاصل کرنے کے متعلق تھا اب ہزار بار بھی اور ہزار تحریروں سے بھی کوئی انکار دکھائے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ نئی شریعت کا نبی اور رسول ہونے کے متعلق تھا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور فیوض کے بغیر۔ اب ان دو صورتوں کے سوا بھی جب شرائط نبوت کے تحقق سے آپ کا نبی رسول ہونا متحقق ہے۔ تو اس صورت میں جب بھی آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ تب سے ہی آپ کا دعوئے نبوت و رسالت ثابت تسلیم ہوگا۔ چنانچہ کتاب ازالہ اوہام جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر لکھا ہے۔ کہ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی نسبت رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں۔ اور میرا یہ قول کہ ع "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اس کے معنے صرف اسقدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔"

اور پھر ازالہ اوہام کے علاوہ جہاں کھلے طور پر اپنی سابقہ تحریروں کے حوالوں کی بنا پر رسالہ ایک غلطی کا ازالہ میں اپنا نبی اور رسول ہونا پیش کیا ہے۔ وہ حوالے جن میں ایک "دنیا میں ایک نذیر آیا" کا الہام بھی ہے۔ جس کی دوسری قرأت کو "دنیا میں ایک نبی آیا" کے الفاظ میں بھی ذکر فرمایا۔ اور جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اس الہام کے رو سے آپ کا دعویٰ نبوت وحی الٰہی کی رو سے اسی وقت سے ثابت ہوتا ہے۔ جب سے یہ وحی الٰہی آپ پر نازل ہوئی۔ اور اسطرح سے آپکا نبی ہونا نہ صرف ۱۸۹۰ء اور ۱۸۹۱ء سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ ۱۸۸۰ء کے قریب قریب ثابت ہوتا ہے۔ باقی رہا اس غلط فہمی کا تعلق جو رواج و رسم کے رو سے تعریف نبوت کی صورت میں دعوے نبوت کے اظہار کی راہ میں آپ کے لئے حائل ہوئی۔ وہ شرائط نبوت کے رو سے مقام نبوت کے تحقق کے لئے مزاحم نہ ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور اقدس نے ایک طرف اس غلط فہمی کی بنا پر ایک عرصہ تک اپنے دعویٰ نبوت سے انکار بھی کیا۔ اور پھر دوسری طرف تحقق شرائط نبوت کے رو سے اپنی نبوت و رسالت کے دعویٰ کا تحقق اپنی ابتدائی تحریروں سے تسلیم بھی فرمایا۔ چونکہ مولوی صاحب کا دوسرا سوال ان کے پہلے سوال سے بلحاظ اپنی حقیقت اور نوعیت کے تعلق رکھنے والا تھا۔ اس لئے پہلے سوال کے جواب میں ہی دونوں سوالوں کا جواب آ گیا۔ اور الگ جواب دینے کی ضرورت نہ رہی۔

پس جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی منقولہ عبارات اور حوالے وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ تو پھر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے انکو قابل اعتراض قرار دیا۔ خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک دیرینہ خواہش

حضور کو مسند آرائے خلافت ہوئے ابھی ایک ماہ بھی نہیں گزرا تھا کہ حضور نے مجلس مشاورت کا اجلاس بلایا۔ جس میں نمائندگان جماعت کے سامنے حضور نے بدیں الفاظ اپنی ایک خواہش کا اظہار فرمایا:-

"ایسا ہونا چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد عورت ہو یا مرد باقی نہ رہے جو لکھا پڑھا نہ جانتا ہو" (منصب خلافت ص۲۸)

یہ ایک وقتی خواہش نہ تھی۔ بلکہ قرآنی تعلیم کے اقتضار کے ماتحت غالباً اس سے بھی بہت قبل پیدا شدہ ایک نہ مٹنے والا جذبہ تھا۔ جو حضور کے گذشتہ چھبیس سالہ عرصۂ خلافت میں کارفرما نظر آتا ہے تاریخ خلافت ثانیہ سے آگاہی رکھنے والا ہر شخص شہادت دے سکتا ہے۔ کہ حضور کے عظیم الشان تعمیری کاموں میں انہماک کے باوجود یہ مقصود کبھی منظر سے اوجھل نہیں ہوا۔ حضور مختلف طریقوں سے اپنے اس مدعا کے واسطے سعی فرماتے رہے ہیں۔ لیکن مجھے اس وقت اس بارہ میں صرف حضور کی تازہ تحریک کو احباب کے سامنے رکھنا ہے۔ تا اپنے محبوب امام کی اس قدر قدیم اور اتنی شدید خواہش کی تعمیل کی تڑپ کا عملی ثبوت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

حضور نے آغاز ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ اور اس کے تقریباً ایک سال بعد حضور نے اسے اس قابل سمجھا۔ کہ اس کے کندھوں پر اس خواہش کے ایک حصہ کی تکمیل کا بار ڈال دیا جائے۔ حضور نے مسجد اقصےٰ کے تاریخی ممبر سے خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو۔ جو پڑھا ہوا نہ ہو" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

ساتھ ہی حضور نے ایک چھ ماہ کا تعلیمی نصاب تجویز فرما دیا اور ہدایت فرمائی کہ جماعت کے تمام مردوں کو یہ کورس ختم کرا دیں (مستورات کی تعلیم ہمارے ذمہ نہیں لگائی گئی) نیز حضور نے فرمایا:-

"اسے پہلے یہاں شروع کریں اور پھر باہر" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

خدام الاحمدیہ نے حضور کی طرف سے اس ذمہ واری کے سپرد کئے جانے کے اعزاز کو اپنی خوش بختی تصور کرتے ہوئے بفضلہ تعالےٰ ناخواندگان قادیان کی پڑھائی کا انتظام کر دیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اور جس کے ماتحت ایک معتدبہ حصہ اپنے تعلیمی نصاب کو ختم کر چکا ہے۔ (ہمیں اس بات کا اعتراف ہے اور ہم نادم ہیں۔ کہ بعض ناخواندگان کی عدیم الفرصتی۔ بے رغبتی۔ ذہنی کمزوری۔ بڑھاپے یا عدم تعاون اور دیگر مجبوریوں کے باعث عرصۂ مقررہ میں تمام ناخواندگان کی تعلیم پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچ سکی) اب ہم حضور کے ارشاد کے مطابق کچھ عرصہ سے بیرونی مجالس کو اس اہم فریضہ کی طرف الفضل خط و کتابت۔ اور قریبی مقامات میں دوروں کے ذریعہ توجہ دلا رہے ہیں۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بعض مجالس نے اپنی ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے تعلیم ناخواندگان کا کام شروع کر دیا ہے لیکن افسوس ہے کہ کئی ایک مجالس سے ہمیں تاحال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ وہ اس ارشاد کی تعمیل میں کیا کوشش کر رہی ہیں۔ خدام الاحمدیہ خدا کے فضل سے ایک فعّال مجلس ہے۔ اور ایسی غفلت قطعاً اس کی شایان شان نہیں ہے۔ جملہ قاعدین و زعمائے کرام اور اراکین کا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر فوراً لبیک کہتے ہوئے۔ اپنی حیات کا ثبوت دیویں۔ پوری تن دہی سے کام کر کے تلافی مافات فرمائیں۔ اور اس اہم ذمہ واری سے عہدہ برآ ہو کر حضور کی دعائیں اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

بطور یاددہانی تحریر ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کا کورس حسب ذیل ہے:-

(۱) قرآن کریم ناظرہ۔
(۲) نماز باترجمہ۔
(۳) اردو پڑھنا۔
(۴) دستخط کرنا۔
(۵) سو تک منہ سے جاننا۔

ان پانچ مضامین میں سے جو شخص ایک یا زیادہ نہیں جانتا اسے ہماری اصطلاح میں "ناخواندہ" کہتے ہیں۔ اور اس کی تعلیم کا اہتمام کرنا ہمارا فرض ہے۔ تفصیلی ہدایات جو کہ مطبوعہ موجود ہیں جہاں نہ پہنچی ہوں منگوا لیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس کار خیر میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ کامل تعاون فرمائیں۔ جو دوست تعلیم دینے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش فرمائیں۔ اور جو ناخواندہ ہیں وہ اس موقعہ کو جب دولت علم تقسیم ہو رہی ہے خاص اللہ تعالےٰ کا فضل و انعام سمجھتے ہوئے شوق و محنت سے پڑھیں۔

جن جماعتوں میں تاحال ہماری یہ تنظیم قائم نہیں ہم ان کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر تمام افراد سے باادب یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں "کیا خدام الاحمدیہ کی اہمیت اب تک بھی آپ پر واضح نہیں ہوئی؟" اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء کے متعدد خطبات کے علاوہ حضور کے تازہ خطبہ کے بعد جس میں حضور نے تمام عہدیداران جماعت کے لئے جو پندرہ سے چالیس سال کے ہیں رکنیت خدام الاحمدیہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ بھلا ہم مزید کیا عرض کر سکتے ہیں۔ اگر ان خطبات کا آپ کو علم نہیں تو خدارا اب انہیں پڑھیں۔ اپنے مقام اور فرض کو پہچانتے ہوئے فوری توجہ فرمائیں۔ مجلس کے قیام میں ساعی ہوں۔ اور پھر اس تعلیمی پروگرام اور مجلس کے لائحہ عمل کے دیگر حصوں پر عامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہماری غفلتوں و کمزوریوں کو دور فرما کر ہمیں حضور کی اس پاک اور دیرینہ خواہش اور حضور کی تمام دیگر خواہشات کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ مشتاق احمد باجوہ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۱۵ ستمبر ۴۰ء سے ۳۰ اکتوبر ۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ اکتوبر ۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی پی رد کرنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی رد کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔پی جائے تو واپس کردیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہوگئی ہیں۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

۱۲۰۸۰ عزیز حسن صاحب
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد 〃
۱۲۳۳۹ ڈاکٹر سعید احمد 〃
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ 〃
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۰۲ حوالدار میر علی محمد صاحب
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر یار بخش 〃
۱۲۴۸۷ خلیفہ ناصر الدین 〃
۱۲۴۹۲ چوہدری نواب الدین 〃
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان 〃
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ 〃
۱۲۶۰۵ مولا بخش 〃
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف 〃
۱۲۶۴۵ مولوی عبد اللطیف 〃
۱۲۶۸۸ محمد شفیع 〃
۱۲۷۰۸ محمد علی 〃
۱۲۷۲۱ محمد الدین 〃
۱۲۷۲۶ شیخ عبد الحمید 〃
۱۲۷۴۳ سید بہادل شاہ 〃
۱۲۷۴۶ ماسٹر محمد عبد اللہ 〃
۱۲۷۵۹ چوہدری عبد الاحد 〃
۱۲۷۹۶ ملک محمد سعید خان 〃
۱۲۷۹۷ شیخ محمد حسین 〃
۱۲۸۰۳ بابو عبد الجلیل 〃
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین 〃

۱۲۸۲۳ حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ میر احسان اللہ 〃
۱۲۸۳۴ میاں عبد الرشید 〃
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین 〃
۱۲۸۸۹ چوہدری چھجو خان 〃
۱۲۸۹۴ ظفر حسن 〃
۱۲۹۳۷ ڈاکٹر نواب احمد 〃
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق 〃
۱۳۰۱۶ قریشی عبد المجید 〃
۱۴۰۲۲ خواجہ حافظ طیب اللہ 〃
۱۴۰۶۳ مسز اللہ داد خان 〃
۱۴۰۶۸ چوہدری محمد بوٹا 〃
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۳ ملک فتح محمد 〃
۱۴۱۱۷ غلام احمد 〃
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ 〃
۱۴۱۵۰ خلیفہ عبد الرحمن 〃
۱۴۱۷۹ چوہدری محمود احمد 〃
۱۴۱۹۵ میاں عبد الحق 〃
۱۴۲۴۹ قمر احمد 〃
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق خان 〃
۱۴۳۳۰ سید محمد فضل الرحمن 〃
۱۴۴۰۶ محمد عالم 〃
۱۴۴۱۳ منشی محمد شاہ 〃
۱۴۴۵۶ شیخ محمد نذیر 〃

۱۴۴۶۵ قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۷۷ ماسٹر خیر الدین 〃
۱۴۴۹۱ چوہدری غلام مرتضیٰ 〃
۱۴۴۹۷ بابو ضیاء الحق خان 〃
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی 〃
۱۴۵۲۸ شیخ عبد الرحمن 〃
۱۴۵۸۷ قریشی مختار احمد 〃
۱۴۶۲۵ نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ عبد السلام صاحب
۱۴۶۵۷ چوہدری سردار احمد 〃
۱۴۶۶۵ خواجہ محمد اقبال 〃
۱۴۶۶۶ چوہدری بشارت احمد 〃
۱۴۶۶۷ میاں غلام محمد 〃
۱۴۶۷۹ عباس بن عبد القادر 〃
۱۴۶۸۸ اجی یو صوفی
۱۴۶۹۸ صوفی فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ محمد سعید خان 〃
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف 〃
۱۴۷۰۹ چوہدری محمد حسین 〃
۱۴۷۱۱ ایم عبد الغنی 〃
۱۴۷۳۰ عبد الحکیم 〃
۱۴۷۳۲ چوہدری یوسف علی خان صاحب
۱۴۷۳۳ نظام الدین صاحب
۱۴۷۳۴ خوشی محمد 〃

۱۴۷۳۶ غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۵ غلام نبی صاحب مسگر
۱۴۷۵۹ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۸ شیخ عبد الرحیم 〃
۱۴۷۸۱ ایم عطاء محمد 〃
۱۴۷۸۳ غلام مولا خادم 〃
۱۴۷۸۶ حافظ نور الٰہی 〃
۱۴۷۸۹ حسین محمد 〃
۱۴۸۰۰ منشی عبید اللہ 〃
۱۴۸۰۱ چوہدری منظور حسین 〃
۱۴۸۱۱ ڈاکٹر عطا محمد 〃
۱۴۸۱۸ چوہدری عبد المنان 〃
۱۴۸۳۴ مستری غلام رسول 〃
۱۴۸۵۱ قادر بخش خان 〃
۱۴۸۶۲ علیم الدین 〃
۱۴۸۷۱ سید نذیر حسین 〃
۱۴۸۷۲ ڈاکٹر فضل حق 〃
۱۴۸۸۱ ملک بہادر خان 〃
۱۴۸۹۳ ملک ہدایت اللہ 〃
۱۴۸۹۶ رشید احمد 〃
۱۴۹۰۳ سید سعید احمد 〃
۱۴۹۱۳ میاں محمد اسحٰق 〃
۱۴۹۱۹ شیخ عبد الغنی 〃
۱۴۹۲۷ حوالدار سوندہا خان 〃
۱۴۹۳۹ محمد اصغر علی صاحب
۱۴۹۴۰ ملک عزیز احمد 〃
۱۴۹۴۹ چوہدری فقیر اللہ خان 〃
۱۴۹۶۰ ایس ایم عمر صاحب
۱۴۹۸۴ عبد الکریم 〃
۱۴۹۸۷ محمد احمد 〃
۱۴۹۸۸ شیخ غلام علی 〃
۱۵۰۶۴ ایچ اے قریشی 〃
۱۵۰۶۷ میر امداد علی 〃
۱۵۰۷۳ محمد منصور 〃
۱۵۰۸۲ حکیم شیر محمد 〃
۱۵۰۹۷ میاں ایوب شاہ 〃
۱۵۱۰۳ ملک منیر احمد 〃
۱۵۱۰۴ ایم عطاء اللہ 〃
۱۵۱۱۶ منشی محی الدین 〃
۱۵۱۲۱ ایم عیسیٰ 〃
۱۵۱۴۶ شریف احمد 〃
۱۵۱۴۷ فیض احمد 〃
۱۵۱۴۸ عبد القدوس 〃

۱۵۱۵ مظفر الدین صاحب
۱۵۱۵۴ شیخ محمد خورشید 〃
۱۵۱۵۵ چوہدری حاجی احمد خان 〃
۱۵۱۷۸ شیخ محمد اسمٰعیل 〃
۱۵۱۹۳ میر ضیاء اللہ 〃
۱۵۱۹۷ مرزا محمد شریف بیگ 〃
۱۵۱۹۸ چوہدری عبد المالک 〃
۱۵۲۰۶ شیخ عبد الغنی 〃
۱۵۲۰۹ خواجہ عبد العزیز 〃
۱۵۲۱۶ ایم بشیر اینڈ سنز 〃
۱۵۲۲۹ میاں فضل الدین 〃
۱۵۲۳۱ چوہدری رحمت خان 〃
۱۵۲۳۲ حاجی مہر الدین 〃
۱۵۲۳۳ بابو عبد الغفور 〃
۱۵۲۵۱ عبد الجلیل 〃
۱۵۲۶۳ میاں سردار خان 〃
۱۵۲۷۲ مرزا مبارک احمد 〃
۱۵۲۷۷ محمود حسن خان 〃
۱۵۲۸۸ بابو چراغ الدین 〃
۱۵۳۰۲ محمد عبد اللہ 〃
۱۵۳۰۹ ملک نذر حسین 〃
۱۵۳۱۰ یوسف علی 〃
۱۵۳۱۲ مولوی احمد الدین 〃
۱۵۳۱۶ ماسٹر کالے خان 〃
۱۵۳۲۰ مراد بخش 〃
۱۵۳۲۱ صوبیدار شیر علی 〃
۱۵۳۳۰ محمود احمد 〃
۱۵۳۳۱ سید عبد الشکور 〃
۱۵۳۳۲ قاضی محمد شفیع 〃
۱۵۳۳۳ محمد اسمٰعیل 〃
۱۵۳۴۳ عباس علی شاہ 〃
۱۵۳۵۸ چوہدری محمد عظیم 〃
۱۵۳۶۱ مستری محمد اسمٰعیل 〃
۱۵۳۶۶ چوہدری محمد تقی 〃
۱۵۳۶۸ سید محمد صادق 〃
۱۵۳۷۰ برکت علی 〃
۱۵۳۷۴ مرزا محمد رفیع 〃
۱۵۳۷۷ شیخ محمد احمد 〃
۱۵۳۸۱ اسمٰعیل شریف 〃
۱۵۳۸۲ مولوی غلام رسول 〃
۱۵۳۸۵ محمد حسین 〃
۱۵۳۹۹ حکیم شاہ محمد 〃
۱۵۴۰۲ چوہدری کمال الدین 〃

۱۵۴۰۴ راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۰۶ حکیم محمد احمد 〃
۱۵۴۰۷ حکیم چوہدری نبی احمد 〃
۱۵۴۰۸ نصیر الحق 〃
۱۵۴۱۰ چوہدری محمد نواز 〃
۱۵۴۱۱ 〃 عزیز اللہ 〃
۱۵۴۱۳ عبد اللہ خیر الدین 〃
۱۵۴۱۴ حضرت خواجہ حبیب غلام محمد 〃
۱۵۴۱۵ سید عبد الرشید صاحب
۱۵۴۱۶ منیر احمد 〃
۱۵۴۱۸ بشیر احمد 〃
۱۵۴۱۹ چوہدری غلام حیدر 〃
۱۵۴۲۰ 〃 محمد منیر احمد 〃
۱۵۴۲۱ مولا بخش 〃
۱۵۴۲۲ شیخ انعام اللہ 〃
۱۵۴۲۳ عبد الغنی 〃
۱۵۴۲۴ محمد حسین 〃
۱۵۴۲۵ قریشی محمد شفیع 〃
۱۵۴۲۶ ماسٹر عبد الرشید 〃
۱۵۴۲۷ رحمت علی 〃
۱۵۴۲۸ عبد الرؤف 〃
۱۵۴۲۹ چوہدری نعمت اللہ 〃
۱۵۴۳۰ ڈاکٹر خیر الدین 〃
۱۵۴۳۱ سلطان احمد 〃
۱۵۴۳۲ شیخ منظور احمد 〃
۱۵۴۳۴ محمد فریدون 〃
۱۵۴۳۶ الٰہی بخش 〃
۱۵۴۳۷ ایم سعید احمد 〃
۱۵۴۳۸ محمد شرف الدین 〃
۱۵۴۳۹ محمد احمد صاحب قمر
۱۵۴۴۰ عبد المجید 〃
۱۵۴۴۴ جنرل سکرٹری 〃
۱۵۴۴۹ مرزا مبارک بیگ 〃
۱۵۴۵۰ محمد عبد اللہ خان 〃
۱۵۴۵۳ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۵۴۵۱ عزیز بشیر احمد صاحب
۱۵۴۵۸ ماسٹر محمد طفیل 〃
۱۵۴۷۱ ڈاکٹر غلام محمد 〃
۱۵۴۷۶ عبد الحمید خان 〃
۱۵۴۷۸ اسکے بادا 〃
۱۵۴۹۲ مرزا محمد خان 〃
۱۵۴۹۹ محمد سعید 〃
۱۵۵۰۰ بابو محمد نصیب 〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر میں تبلیغ احمدیت

انفرادی تبلیغ

گزشتہ رپورٹ کے بعد آج تک دس گیارہ مسلموں اور غیر مسلموں کو انفرادی طور پر تبلیغ اسلام و احمدیت کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک اہلحدیث نے جو دو ایک گاؤں کا باشندہ ہے۔ احمدیت کے عقائد کی تصدیق کی اور کہا۔ کہ دراصل صحیح توحید احمدیہ عقائد میں ہی ہے۔ دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب جن سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کے سلسلہ میں ملاقات ہوئی۔ کہا۔ کہ میں جب گورداسپور میں متعین تھا تو ۱۸۸۸ء میں مجھے قادیان جانے کا اتفاق ہوا میں نے فلسفہ وغیرہ پڑھا ہوا تھا۔ اور میں ارادہ رکھتا تھا کہ آج حضرت مرزا صاحب سے خوب گفتگو کروں گا۔ مگر پانچ منٹ کی باتوں کے بعد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ میرا فلسفہ یہاں کام نہ دیگا۔ حضرت مرزا صاحب کی گفتگو نہایت مدلل اور رواں ہوتی تھی ایک اور معزز خاتون نے سلسلہ کا لٹریچر طلب کیا ان سے دیر تک تبدیل مذہب میں آزادی اور کانگرس کے مسلک پر گفتگو ہوتی رہی۔

بارہ مولا میں دوسرا لیکچر

احباب کی خواہش پر ۸ ستمبر کو میرا دوسرا لیکچر گوردوارہ چھٹی پادشاہی بارہ مولا میں زیر صدارت سردار ... سنگھ صاحب ہوا مضمون یہ تھا کہ توحید کے ماننے سے کیا فوائد ہیں اور توحید کا انسانی اخلاق پر کیا اثر پڑتا ہے ایک گھنٹہ تک لیکچر جاری رہا۔ لیکچر کے بعد ایک سردار صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ توحید کے متعلق سکھ ازم کا بھی وہی نقطۂ نگاہ ہے۔ جو مولوی صاحب نے قرآن شریف سے پیش کیا ہے۔

کوریل میں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ ناسنور اور کوریل نے ۱۲ ستمبر کو کوریل کے کھلے میدان میں اخروٹوں کے درختوں کے نیچے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں غیر احمدی اور بعض غیر مسلم بھی حاضر تھے مولوی حبیب اللہ صاحب پرانے احمدی صدر جلسہ تھے مولوی احمد علی صاحب بقاپوری اور عزیزی عطاء الرحمن جالندھری نے وفات مسیح پر خواجہ محمد عبداللہ صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود پر۔ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقاریر کیں اور آخر میں خاکسار نے ختم نبوت کی حقیقت پر مفصل لیکچر دیا۔ چار بجے جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ پھر سب حاضرین نے مل کر چائے پی۔

جماعت احمدیہ رشی نگر کا سالانہ جلسہ

۲۲ ستمبر کو دریائے وشو کے کنارے سیب کے درختوں کے باغ میں جماعت احمدیہ رشی نگر نے اپنا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ دو صد سے زیادہ حاضرین موجود تھے مستورات کے لئے پردہ کا اچھا انتظام تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبدالجبار صاحب اور خواجہ محمد عبداللہ صاحب فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے ضرورت نماز اور شرک کی تردید کے موضوع پر کشمیری زبان میں تقاریر کیں مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مولوی فاضل نے ختم نبوت کی حقیقت بیان کی خاکسار نے احمدیت کے عقائد اور انکی صداقت پرکھنے کے معیاروں پر لیکچر دیا۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا اور حاضرین کی تواضع چائے اور دیسی بسکٹوں سے کی گئی۔

متفرق امور

عرصہ زیر رپورٹ میں تعلیم و تربیت کے متعلق درس القرآن ...

صنعتی کارخانوں کو مالی امداد کس طرح مل سکتی ہے

قانون امداد سرکاری برائے صنعت و حرفت پنجاب مصدرہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت مالی امداد دینے کے لئے سال رواں کے صوبائی بجٹ میں مندرجہ ذیل رقوم قابل استفادہ ہیں۔

(۱) قرضے ۵۰۰، ۵۲ روپیہ (۲) کرایہ پر مشینری کی بہم رسانی ۱۹۱۶۰ روپیہ (۳) مالی امداد ۳۲۸۰ روپیہ — جو لوگ اس مالی امداد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو صنعتوں کے مفاد کے پیش نظر حکومت نے دینی منظور کی ہے۔ چاہیئے کہ وہ ۱۵- اکتوبر ۱۹۴۰ء تک مقررہ فارم پر اپنی درخواستیں ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی خدمت میں بھیجدیں۔

قرضوں کی عطائیگی کے متعلق قواعد اور درخواست کے فارم ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کے دفتر یا لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ ملتان یا لدھیانہ کے محکمہ صنعت و حرفت کے سپرنٹنڈنٹوں سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ محکمہ اطلاعات پنجاب

عورتوں کو ڈیری کی تعلیم

پنجاب زراعتی کالج لائل پور میں ان عورتوں کے لئے جو اردو لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ ۴ نومبر ۱۹۴۰ء سے ڈیری (گھی۔ مکھن پنیر وغیرہ بنانے) کی تعلیم دینے کی غرض سے دو ہفتوں کے لئے ایک مختصر نصاب کا انتظام کیا گیا ہے۔ پنجاب کی صرف دس طالبات داخل کی جائیں گی۔

نصاب مذکور میں دودھ دوہنے۔ صاف دودھ حاصل کرنے۔ دودھ کی جانچ پڑتال۔ ملاوٹ اور آمیزش کی پہچان۔ دودھ کو روغنی مادہ سے علیحدہ کرنے۔ بالائی۔ پنیر۔ گھی۔ کھوا۔ ربڑی وغیرہ تیار کرنے۔ دودھ کو صاف رکھنے کے گھریلو طریق۔ شیر خوار بچوں کے لئے موزوں قسم کا دودھ تیار کرنے۔ بچھڑوں کو علیحدہ دودھ پلوانے اور ڈیری کے برتنوں کو صاف اور زہریلے اثرات سے پاک رکھنے کے متعلق تعلیم دی جائے گی۔

طالبات کو قیام و طعام کے لئے خود انتظام کرنا ہوگا۔ درخواستیں ۱۵- اکتوبر ۱۹۴۰ء تک پرنسپل پنجاب زراعتی کالج لائلپور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

لوئی خودرنگ دوبری درجہ اول طول ۰ اگز عرض ۲ اگز ۱۲ گرہ عہ لوئی خودرنگ دوبری درجہ دوم ۰ اگز ۱۲ گرہ لعہ لوئی سفید درجہ اول دوبری ۰ اگز ۲ اگرہ سے تا عہ لوئی خودرنگ ایک بری سرخ کناری والی ۰ اگز ½ ۲ اگز عہ یا سبز کناری والی۔

پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول ۰ اگز عرض ۹ گرہ عہ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم ۰ اگز ۹ گرہ عہ پٹو چارخانہ برائے سوٹ غرمانشی ۸ گز ۱۲ گرہ سے پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ سے پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ گرہ للعہ شدہ سلاجیت فی تولہ ۸ زعفران خالص فی تولہ عہ۔ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے۔ آرڈر دے کر مشکور فرمائیں۔

جی۔ ایم۔ شال ایجنسی سوپور (کشمیر)

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ طریق

صدر انجمن احمدیہ کو ان دنوں بعض اہم ضروریات کے پیش نظر جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس غرض کے لئے روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ یہ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ ہر ایک ہزار روپیہ کے عوض ایسی جائداد رہن کی جائیگی جس کا ماہوار کرایہ کم از کم مبلغ پانچ روپے ہوگا۔ اور صیغہ ہذا خود بھی ایسی جائیداد کرایہ پر لیکر کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اصل زر رہن بھی مقرر کردہ وقت سے پہلے اطلاع دینے پر واپس کیا جائیگا۔ الغرض روپیہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور ایک خاص رقم کرایہ بھی ملتی رہے گی۔

بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یہ طریق مفید ہے۔ اور محفوظ بھی اور موجب ثواب بھی۔ پس جو دوست اس کام پر روپیہ لگا کر فائدہ اور ثواب دونوں چیزیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۲۸ ستمبر۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آج ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ مجوزہ ایگزیکٹو کونسل میں مسلم لیگ کو صرف دو نشستیں پیش کی گئی ہیں۔ اور ممبروں کی مجموعی تعداد کا تا حال فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے یہ پیشکش منظور نہیں نیز ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس امر کی صراحت نہیں کی گئی۔ کہ اگر کوئی پارٹی بعد میں کسی وقت کونسل میں شمولیت پر راضی ہو جائے تو مسلم نمائندگی کی کیا صورت ہوگی۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ وائسرائے ہند اور گاندھی جی میں دوبارہ پیر کے روز ملاقات ہوگی۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جنگ کے خلاف پراپیگنڈہ کے مطالبہ کے متعلق حکومت اور کانگرس میں سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں۔

ہینڈے ۲۸ ستمبر۔ کاؤنٹ چیانو اور سپین کے وزیر خارجہ سائنز سونیر میں برلن میں جو ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ وہ آج ختم ہونگی۔ خیال اغلب ہے کہ سپین ڈکٹیٹروں کے ساتھ مل جائے گا۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ گاندھی جی کے میزبان کنور مہاراج سنگھ کوشاں ہیں کہ گاندھی جی کے ساتھ مسٹر جناح اور ممبران مسلم لیگ کی ملاقات کرائی جائے۔

شملہ ۲۹ ستمبر۔ آج گاندھی جی نے ہری جن لیڈروں کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ اور چونکہ ان کے مون برت کا دن تھا۔ سوالات کا تحریری جواب دیتے رہے۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کل اچانک درد گردہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ آج انہیں یہاں لایا گیا ان کی حالت میں فی الحال کوئی تبدیلی نہیں۔ اور خطرہ دور نہیں ہوا بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ابھی ان کا اپریشن نہیں ہونا چاہیئے۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ آج مسلم لیگ کی کونسل نے ورکنگ کمیٹی کا کل والا ریزولیوشن منظور کر لیا۔ کونسل کا اجلاس بھی آج تیسرے پہر ختم ہو گیا۔ کونسل نے مسٹر جناح کو اختیار دیا ہے کہ لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے کوئی جگہ منتخب کر لیں

لنڈن ۲۹ ستمبر آج یہاں بہت تھوڑی دیر کے لئے خطرہ کا الارم ہوا۔ کل جرمن طیاروں نے جنوب مغربی علاقہ کی بستیوں پر حملے کئے تھے۔ بعض جگہ آگ لگ گئی۔ اور کچھ آدمی ہلاک ہوئے لنڈن کے بیچ کے علاقہ پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ کل ۳۳ جرمن ہوائی تباہ ہوئے اور برطانیہ کے صرف ۲۴ کام آئے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے ایک بار پھر برلین پر کامیاب حملہ کیا۔

برلین میں دوبارہ خطرہ کا الارم ہوا۔ ایک تین گھنٹے جاری رہا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ردوبار کی جرمن بندرگاہوں پر بھی سخت حملے کئے۔ جن سے ردوبار کے اس پار کینٹ کا ساحل بھی جگمگا اٹھا بموں کی روشنی سے آسمان سرخ ہو گیا

ڈاکٹر گوئبلز نے ایک اعلان میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ ہوائی حملے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ ہٹلر یوتھ انجمنیں اب شہروں میں کام نہیں کر سکینگی

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ آج وزیر اعظم مصر نے برطانوی سفیر سے ملاقات کی۔

اٹلی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ٹریپولی میں اسے سمندری چھاؤنی بنانے کی اجازت دی جائے۔ نیز شام کے دو ہوائی اڈے اس کے حوالے کئے جائیں اور شام کی فرانسیسی فوج توڑ دی جائے

بخارسٹ ۲۹ ستمبر رومانیہ بلقانی ممالک کی یونین سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ پرانی حکومت کے چودہ وزراء کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے ان کی کڑی نگرانی کی جائے گی۔ الزام یہ ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے خلاف سازباز کرتے تھے۔ ان میں سابق وزیر اعظم بھی ہے

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپان نے ہند چینی کی پیداوار کی غاصبانہ لوٹ شروع کر دی ہے۔ چنانچہ ایک جاپانی فرم کو صوبہ یونن کی سرحد پر واقع ایک مقام سے فاسفیٹ جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے

برلن ۲۸ ستمبر۔ جاپان کے اٹلی اور جرمنی کے ساتھ معاہدہ سے خوش ہو کر شاہ جاپان نے جرمن وزیر خارجہ کو جاپانی اعزاز عطا کیا ہے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر جاپان اور اٹلی و جرمنی کے معاہدہ کے پیش نظر برطانیہ نے مشرق بعید میں اپنا بحری بیڑا بڑھا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ مجوزہ ایگزیکٹو کونسل میں کمانڈر انچیف کے علاوہ گیارہ ممبر ہونگے۔ جن میں سے ایک ہری جن اور ایک سکھ ہوگا۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ جرمنی کے وزیر پروپیگنڈہ نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں سے جرمنی کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ گو جرمن ریڈیو نے کہا ہے کہ کل شب برلین پر جو حملہ ہوا۔ اس میں انگریزی ہوائی جہازوں نے کوئی بم نہیں گرایا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تین گھنٹے بموں کا مینہ برستا رہا۔

برطانیہ پر اندھا دھند ہوائی حملے اب جرمنوں کو بہت مہنگے ثابت ہوئے ہیں۔ اگست میں ان حملوں میں جرمنی کے ۱۱۵۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے اور ستمبر میں ۱۰۴۶۔ ہر جہاز کے ساتھ عام اندازہ کے مطابق دو تین آدمی مارے جاتے ہیں۔ اور اس حساب سے گویا دو ماہ میں جرمنی کے ۲۱۶۱ جہاز اور ۵۰۰۰ ہوا باز کام آئے۔

برطانیہ کی بحری ناکہ بندی نے اٹلی کا ناک میں دم کر دیا ہے۔ اور اس کو توڑنے کے لئے ہی وہ مصر پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی طاقت ہر روز بڑھ رہی ہے۔ اور اطالوی افواج سیدی برانی سے ایک میل آگے نہیں بڑھ سکیں۔ برطانوی ہوائی جہاز روزانہ اسے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور روم کا بحری بیڑہ بھی اس پر گولہ باری کرتا رہتا ہے۔

حکومت فرانس نے اٹلی کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ شام کے تمام ہوائی جہاز اس کے حوالے کر دئے جائیں۔

دہلی ۲۹ ستمبر مسلم لیگ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ کہ میں نے اپنی ملاقات میں وائسرائے سے کہا تھا۔ کہ اگر کسی وقت کانگرس ایگزیکٹو کونسل میں کام کرنا منظور کر لے۔ تو مسلمان ممبر بھی اتنے ہی رکھے جائیں۔ جتنے ہندو ہوں اور اگر وہ شامل نہ ہو۔ تو خالی نشستوں میں سے زیادہ مسلمانوں کو دی جائیں۔ میں نے یہ بھی کہا۔ کہ مسلمان لڑائی کے خطرات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور برطانیہ کی مدد ضروری خیال کرتے ہیں۔ مگر وہ اسی صورت میں مدد کر سکتے ہیں۔ کہ حکومت کے نظم و نسق میں ان کو کوئی اختیارات حاصل ہوں۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ حکومت کا سمجھوتہ ہو جائے۔ تو وہ برطانیہ کے ساتھ جینے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ وائسرائے کے ساتھ آپ کی جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ آج شائع کی جا رہی ہے۔

مسلم لیگ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی ملکوں پر اطالوی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ تاریخ کا تعین مسٹر جناح کریں گے۔ نیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہلال احمر کی تحریک جاری کی جائے۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ مہاراشٹر کے ریڈیکل کانگرسیوں کی لیگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں نازی ازم کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah